Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل ربوہ
فون ۴۴۹
قائمقام ایڈیٹر یوسف سہیل شوق
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۷۵/۴۰	اتوار ۱۱ صفر ۱۴۱۱ھ، ۲ تبوک ۱۳۶۹ ہش، ۲ ستمبر ۱۹۹۰ء	نمبر ۱۵۰

ارشادات عالیہ سیّدنا حضرت اقدس بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"نماز خدا کا حق ہے اُسے خوب ادا کرو اور خدا کے دشمن سے مداہنہ کی زندگی نہ برتو۔ وفا اور صدق کا خیال رکھو۔ اگر سارا گھر غارت ہوتا ہو تو ہونے دو۔ مگر نماز کو ترک مت کرو۔ وہ کافر اور منافق ہیں جو کہ نماز کو منحوس کہتے ہیں۔ اور کہا کرتے ہیں کہ نماز کے شروع کرنے سے ہمارا فلاں فلاں نقصان ہوا ہے۔ نماز ہرگز خدا کے غضب کا ذریعہ نہیں ہے۔ جو اسے منحوس کہتے ہیں اُن کے اندر خود زہر ہے جیسے بیمار کو شیرینی کڑوی لگتی ہے۔ ویسے ہی ان کو نماز کا مزا نہیں آتا۔ یہ دین کو درست کرتی ہے اخلاق کو درست کرتی ہے۔ دنیا کو درست کرتی ہے۔ نماز کا مزا دنیا کے ہر ایک مزے پر غالب ہے۔ لذاتِ جسمانی کے لئے ہزاروں خرچ ہوتے ہیں اور پھر اُن کا نتیجہ بیماریاں ہوتی ہیں۔ اور یہ مفت کا بہشت ہے جو اُسے ملتا ہے۔ قرآن شریف میں دو جنتوں کا ذکر ہے۔ ایک ان میں سے دنیا کی جنت ہے اور وہ نماز کی لذت ہے۔

نماز خواہ نخواہ کا ٹیکس نہیں ہے بلکہ عبودیت کو ربوبیت سے ایک اَبدی تعلق اور کشش ہے اس رشتہ کو قائم رکھنے کے لئے خدا تعالیٰ نے نماز بنائی ہے اور اس میں ایک (لذت) رکھ دی ہے۔ جس سے یہ تعلق قائم رہتا ہے۔ جیسے لڑکے اور لڑکی کی جب شادی ہوتی ہے اگر ان کے ملاپ میں ایک لذت نہ ہو تو فساد ہوتا ہے۔ ایسے ہی اگر نماز میں لذت نہ ہو تو وہ رشتہ ٹوٹ جاتا ہے۔ دروازہ بند کرکے دعا کرنی چاہیئے کہ وہ رشتہ قائم رہے اور لذت پیدا ہو۔ جو تعلق عبودیت کا ربوبیت سے ہے وہ بہت گہرا اور انوار سے پُر ہے جس کی تفصیل نہیں ہو سکتی۔"

(ملفوظات جلد ششم صفحہ ۳۷۰-۳۷۱)

جماعت احمدیہ خدا تعالیٰ کی رزّاقیت کے جلووں کا مہبط ہے

ارشادات سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الثالثؒ (اللہ تعالیٰ کی آپ پر رحمت ہو)

"محض یہ کہہ دینا کافی نہیں کہ ہم خدا تعالیٰ کی ذات اور اس کی صفات پر ایمان لاتے ہیں اور یہ اس کے ساتھ ہم اللہ تعالیٰ کی صفات گنا دیں۔ یا ان کی مختصر سی تفسیر کر دیں بلکہ ہر صفت کی حقیقت جب تک انسانی وجود پر جلوہ گر نہ ہو اس وقت تک ہم صفات باری اور ذات باری کا صحیح علم حاصل نہیں کر سکتے۔ مثلاً محض یہ کہہ دینا کہ اللہ تعالیٰ رزّاق ہے۔ یہ کافی نہیں۔ انسان کی روحانیت کے لئے یہ بات کافی نہیں کیونکہ منہ سے تو ہر (صاحب ایمان) یہ کہتا ہے کہ اللہ رزّاق ہے لیکن وہی وجود جس کی زبان خدا کو رزّاق کہنے والی ہے اس کا ہاتھ رشوت کے لئے آگے بڑھ جاتا ہے۔ جس شخص پر اللہ تعالیٰ کی رزّاقیت کا جلوہ ظاہر ہو جائے اس کے لئے تو ہر دوسری چیز ایک مردہ کی حیثیت رکھتی ہے۔ ناجائز چیزیں تو الگ رہیں۔ جائز چیزوں پر بھی اسے بھروسہ نہیں ہوتا۔ جب تک خدا تعالیٰ کی رزّاق ہونے کی صفت کے عملی جلووں کو جو دنیا میں ہو رہے ہیں کثرت سے مثالیں دے کر ثابت نہ کیا جائے اس وقت تک انسانی عقل خدا تعالیٰ کی رزّاقیت کا صحیح تصور قائم نہیں کر سکتی۔ ان جلووں کا مہبط اس وقت جماعت احمدیہ ہے۔ یہ ایک ایسی جماعت ہے۔ جس پر یہ جلوے اس قدر نمایاں ہیں اور اس رنگ میں ظاہر ہو رہے ہیں کہ وہ ان کو سمجھتی بھی ہے۔ ویسے خدا تعالیٰ کی رزّاقیت کے جلوے ہر ایک پر ہو رہے ہیں۔ لیکن دوسرے لوگ ان جلووں کو سمجھتے نہیں۔"

(خطاب حضرت امام جماعت احمدیہ الثالثؒ ۲۵ مئی ۱۹۶۹ء)

کام کی دُھن اور سلیقہ کی ضرورت

"کام کی دُھن اور سلیقہ پیدا کریں حسن اخلاق سے ہر ایک سے بات کریں۔ مواقع آپ کے چاروں طرف بکھرے ہوئے ہیں۔ ہر احمدی کے گرد بکھرے ہوئے ہیں۔ ہماری جماعت کی جتنی تعداد ہے اگر سارے دعوت الی اللہ میں مست ہو جائیں تو دیکھتے دیکھتے ساری دنیا کی کایا پلٹ جائے گی۔"

(ضمیمہ ماہنامہ تحریک جدید اگست ۱۹۹۰ء صفحہ ۳)

○ مکرم قاضی منیر احمد صاحب مینیجر ضیاء الاسلام پریس ربوہ جن پر راہ خدا میں ۵۲ مقدمات درج ہیں اور جو ۴ دفعہ اسیر راہ مولا رہ چکے ہیں۔ ان کے صاحبزادے عزیز مکرم قاضی فرید احمد صاحب حال مقیم جرمنی کی شادی ہمراہ عزیزہ مکرمہ نسرین انجم صاحبہ بنت مکرم رشید احمد بھٹی صاحب دارالبرکات ربوہ مورخہ ۲۱ جولائی ۱۹۹۰ء انجام پائی۔ نکاح مکرم مولانا فضل الٰہی بشیر صاحب نے بیت البرکات میں بعوض حق مہر مبلغ بیس ہزار روپے پڑھایا اور دعا کروائی۔ رخصتانہ کے بعد مکرم ملک غلام نبی صاحب شاہد نے دُعا کروائی۔ اسی روز رات کو مکرم قاضی منیر احمد صاحب نے اپنے گھر میں دعوت طعام دی۔

اب عزیزہ خدا کے فضل سے بخیریت اپنے خاوند کے پاس پہنچ گئی ہے۔ عزیز قاضی فرید احمد حضرت مولانا قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری کے پوتے ہیں جبکہ عزیزہ نسرین انجم صاحبہ حضرت مولانا محمد یار صاحب عارف کی پوتی ہے۔

احباب کرام سے رشتہ کے مبارک اور مثمر ثمرات حسنہ ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ "مکرم مظفر الدین چوہدری صاحب بنگالی کے چھوٹے بھائی مکرم صلاح الدین صاحب چوہدری کے متعلق اطلاع ملی ہے کہ وہ بوجہ جگر کے کینسر کے شدید بیمار ہیں اور حالت تشویشناک ہے۔

احباب کرام کی خدمت میں ان کی صحت کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

پبلشر : آغا سیف اللہ ، پرنٹر : قاضی منیر احمد
مطبع : ضیاء الاسلام پریس ۔ ربوہ
مقامِ اشاعت : دارالنصر غربی ، ربوہ

قیمت ایک روپیہ پچاس پیسے

۲، تبوک ۱۳۶۹ ہش ۲، ستمبر ۱۹۹۰ء

زندگی بخش تحریرات

جماعت احمدیہ کے علمی سرمائے میں بلاشبہ سب سے زیادہ لذیذ اور مسحور کر کے رکھ دینے والی دولت حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی تحریرات ہیں ۔ حضرت اقدس کو اللہ تعالیٰ نے سلطان القلم کا لقب عطا فرما کر یہ بتا دیا تھا کہ اردو اور عربی زبان میں تاثر اور گہرائی کے اعتبار سے کوئی شخص آپ سے بڑھ کر نہیں لکھ سکے گا۔

حضرت بانیٔ سلسلہ کی تحریرات اس قابل ہیں کہ انہیں آبِ زر سے دلوں پر نقش کیا جائے ۔ حضور کی تصانیف اور ملفوظات بار بار احباب جماعت کے مطالعے میں آنی چاہئیں ۔ قابل بیان امر یہ ہے کہ حضرت اقدس کی تحریرات اور فرمودات کو سرسری نظر سے پڑھنا کافی نہیں سمجھنا چاہیئے ۔ بلکہ ایک ایک جملہ کئی کئی بار پڑھ کر اس پر غور کر کے اس سے لذت اٹھانی چاہیئے اور اس کے مطالب و معانی کو دل کی گہرائی میں نقش کرنا چاہیئے ۔ یہ وہ جام نہیں جس کو غٹاغٹ چڑھا کر لطف لیا جائے ۔ بلکہ اس کو جرعہ جرعہ اور گھونٹ گھونٹ پیا جائے ۔ اور ایک ایک قطرے کی لذت سے فیضیاب ہُوا جائے۔

قدرت ثانیہ کے مظہر ثالث حضرت مرزا ناصر احمد صاحب (اللہ کی رحمتیں آپ پر ہوں) کئی بار فرمایا کرتے تھے کہ حضرت بانیٔ سلسلہ کی ہر تحریر اور تحریر کا ہر فقرہ بار بار پڑھنے اور بار بار پڑھ کر غور کرنے کے لائق ہوتا ہے ۔ حضرت امام جماعت احمدیہ (الثالث) حضرت بانیٔ سلسلہ کی کتب کے گویا عاشق تھے ۔ آپ کا یہ قیمتی ارشاد موتیوں میں تولنے کے لائق ہے ۔

ہماری رائے میں موجود دنیا کی لذتوں میں سے ایک بڑی لذت حضرت بانیٔ سلسلہ کے مقدس اور زندگی بخش کلام کا مطالعہ ہے ۔ جب بھی کسی کتاب کو کھولا جائے اور اس کی تحریر کو رُک رُک کر آہستہ آہستہ پڑھا جائے تو روح پر ایک لطف اور سرمستی طاری ہوتی جاتی ہے ۔

سیدنا حضرت بانیٔ سلسلہ کے ارشادات بابت نماز جو کل اور آج کی اشاعتوں میں صفحہ اوّل پر شائع ہو رہے ہیں اور چند دن بعد تک شائع ہوتے رہیں گے یہ ایسی ہی لذیذ تحریروں کا ایک انتخاب ہیں ۔ ہم شکرگزار ہیں کہ جماعت کی بزرگ ہستی محترم سید محمود احمد صاحب ناصر پرنسپل جامعہ احمدیہ کی گراں قدر معاونت اس انتخاب میں ہمارے شامل حال ہے ۔ ان تحریروں کو مزے لے لے کر پڑھیئے ۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ان ارشادات پر پوری سچائی سے عمل کرنے کی توفیق دے ۔ اے اللہ تو ایسا ہی کر ۔

میں جواب آہ آہ کرتا ہوں
اعترافِ گناہ کرتا ہوں
مجھکو بخشش کا کچھ نہیں معلوم
خواہشِ یک نگاہ کرتا ہوں

ـــــ ابوالاقبال ـــــ

میرے ہاتھوں پر لکیریں ڈال کر یہ کیا کیا
اَے مری تقدیر کیا تُونے کوئی بدلہ لیا

چاندنی کے شوق میں مَیں جاگتا ہوں رات بھر
تیرے چہرے کے تصوّر سے بلا یہ رت جگا

دیکھتا کیا ہے مرے گھر کی منڈیروں کی طرف
خُونِ دل سے جو جلایا تھا دِیا وہ بُجھ گیا

تُو مری پرواز سے مایوس ہے تو خُود اُتر
اس زمیں پر بھی ملاقاتوں کا ہے اپنا مزہ

دائیں بائیں یہ ہجومِ مردماں کیا بات ہے
فیصلہ ہونے لگا ہے کیا کسی منصور کا

ظلمتِ شب فخر کا باعث ہے راتوں کے لئے
جس طرح دن کے لئے مہرِ منوّر کی ضیاء

روشنی بکھری پڑی ہے راستوں میں گام گام
تُو کہاں سے لے کے آیا ہے پلندہ جھُوٹ کا

میرا سَر ہر آستاں پر عُمر بھر جھکتا رہا
اب نہ جُھک پائے گا یہ ، مَیں نے کیا ہے فیصلہ

دوستوں نے ڈال لی ہے اپنے چہروں پر نقاب
دُشمنوں کو کس طرح مَیں اپنا منہ دکھلاؤں گا

میرے آنسو داغِ دل دھونے سے قاصر رہ گئے
خونِ دل سے مَیں نسیم اب کر رہا ہوں تجربہ

نسیم سیفی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت فضل عمر
اللہ تعالیٰ آپ سے ہمیشہ راضی رہے

تلقین عمل

حدیثوں میں آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اپنے ایک بندے سے کہے گا کہ دوزخ میں کود جا۔ بندہ بے دھڑک دوزخ میں کود جائے گا اور کہے گا کہ جب مجھے میرے رب کا یہی حکم ہے کہ میں دوزخ میں کود جاؤں تو مجھے دوزخ ہی منظور ہے مگر جب وہ اس میں کود دے گا تو دوزخ اس کے لئے نہایت آرام دہ جنت بن جائے گا اور وہ آگ سے کھیلنے لگ جائے گا۔ اللہ تعالیٰ اس پر کہے گا کہ دیکھو میرا بندہ آگ سے کیا خوش ہو رہا ہے۔ یہ مثال درحقیقت اسی بات کی ہے کہ وہ لوگ جو خدا تعالیٰ کے دین کے لئے قربانی کر کے بظاہر اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں ہلاکت کے سامانوں میں ان کے لئے ترقی کے سامان پیدا کر دیتا ہے۔ بظاہر دنیا سمجھتی ہے کہ وہ آگ میں کود رہے ہیں مگر جب وہ اس آگ میں کود جاتے ہیں تو وہی آگ ان کے لئے جنت بن جاتی ہے۔ دیکھو جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو اسوقت سارا عرب مرتد ہو گیا اور حضرت عمرؓ اور حضرت علیؓ جیسے بہادر بھی اس فتنے کو دیکھ کر گھبرا گئے۔ وفات کے قریب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر رومی علاقے پر حملہ کرنے کے لئے تیار کیا تھا اور اسامہؓ کو اس کا افسر مقرر کیا تھا مگر ابھی وہ لشکر روانہ نہیں ہوا تھا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہو گئی۔ آپ کی وفات پر جب قریباً سارا عرب مرتد ہو گیا۔ تو صحابہؓ گھبرا گئے اور انہوں نے سوچا کہ اگر ایسی بغاوت کے وقت اسامہؓ کا لشکر بھی رومی علاقے پر حملہ کرنے کے لئے بھیج دیا گیا تو پیچھے صرف بوڑھے مرد اور عورتیں رہ جائیں گی اور مدینہ کی حفاظت کا کوئی سامان نہیں ہوگا۔ چنانچہ انہوں نے تجویز کی کہ اکابر صحابہؓ کا ایک وفد حضرت ابو بکرؓ کی خدمت میں جائے اور ان سے درخواست کرے کہ وہ اس لشکر کو بغاوت کے فرد ہونے تک روک لیں۔ چنانچہ حضرت عمرؓ اور اکابر صحابہؓ مل کر ایک وفد کی صورت میں حضرت ابو بکرؓ کے پاس گئے اور ان سے عرض کیا کہ کچھ عرصے کے لئے اس لشکر کو روک لیا جائے۔ جب بغاوت فرد ہو جائے تو بے شک اسے بھیج دیا جائے جب حضرت ابو بکرؓ کے پاس یہ وفد پہنچا تو آپ نے نہایت غصے سے اس وفد کو یہ جواب دیا کہ کیا تم یہ چاہتے ہو کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد ابو قحافہ کا بیٹا سب سے پہلا کام یہ کرے کہ جس لشکر کو روانہ کرنے کا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا تھا اسے روک لے۔ ابو قحافہ حضرت ابو بکرؓ کے باپ کا نام تھا اور وہ مکہ کے بہت ہی معمولی آدمیوں میں سے سمجھے جاتے تھے حضرت ابو بکرؓ کی عادت تھی کہ جب وہ اپنی تحقیر کرنا چاہتے تو اپنے باپ کا نام لیتے۔ یہ ظاہر کرنے کے لئے کہ میری کیا حیثیت ہے جو میں ایسا کروں اس موقعہ پر بھی آپ نے اپنے باپ کا نام لے کر کہا کہ کیا تم یہ چاہتے ہو کہ ابو قحافہ کا بیٹا سب سے پہلا کام یہ کرے کہ جس لشکر کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے روانہ کرنے کے لئے تیار کیا تھا اسے روک لے۔ پھر آپ نے فرمایا کہ اگر سارا عرب باغی ہو گیا ہے تو بیشک ہو جائے۔ خدا کی قسم اگر دشمن کی فوج مدینہ میں گھس آئے اور ہمارے سامنے مسلمان عورتوں کی لاشیں کتے گھسیٹتے پھریں۔ تب بھی میں اس لشکر کو ضرور روانہ کروں گا جس کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے روانہ کرنے کیلئے تیار کیا تھا۔ اگر تم دشمن کی فوجوں سے ڈرتے ہو تو بے شک میرا ساتھ چھوڑ دو۔ میں اکیلا تمام دشمنوں کا مقابلہ کروں گا۔ یہ جرأت اور دلیری حضرت ابو بکرؓ میں کہاں سے پیدا ہوئی۔ یہ اسی حکم کی تعمیل کرنے کا نتیجہ تھا (جس میں رکوع اور سجدہ کرنے کا حکم ہے) جس طرح بجلی کے ساتھ معمولی تار بھی مل جاتی ہے تو اس تار میں عظیم الشان طاقت پیدا ہو جاتی ہے۔ اسی طرح جب کوئی شخص خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کر لیتا ہے تو دنیا کی کوئی طاقت اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ بجلی سے علیحدہ کر لو تو تار کی کوئی حیثیت نہیں ہوتی۔ لیکن اسی تار میں جب بجلی کی رو آئی ہوئی ہو اور تار کے اوپر سے ربڑ اترا ہوا ہو تو اگر ایک قوی سے قوی پہلوان بھی اسے چھوئے گا تو مردہ چوہے کی طرح گر جائے گا۔ اور اس کی طاقت اسے کوئی نفع نہیں پہنچائے گی۔

بتایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے پاک بندے ہمیشہ اپنی آئندہ نسل کی دینی و دنیوی ترقیات کے لئے دعائیں کرتے رہتے ہیں تاکہ وہ نورِ ایمان جو ان کے دلوں میں پایا جاتا ہے صرف ان کی ذات تک محدود نہ رہے۔ بلکہ قیامت تک چلتا چلا جائے اور کوئی زمانہ بھی ایسا نہ آئے جس میں ان کی اولاد یا ان کے متبع اور شاگرد دنیاداری کی طرف مائل ہو جائیں اور خدا اور رسول کے احکام پر دنیا کو مقدم کر لیں۔ قرآنِ کریم نے حضرت اسمٰعیلؑ کی ایک بڑی خوبی یہ بیان فرمائی ہے کہ (یعنی وہ اپنے بیوی بچوں کو اور رشتہ داروں کو نماز اور زکوٰۃ کی تاکید کیا کرتے تھے تاکہ خدائے واحد کی حکومت دنیا میں ہمیشہ قائم رہے اور ہمیشہ کے لئے نماز اور زکوٰۃ کا سلسلہ جاری رہے اور یہی ایمان والوں کا کام ہے اور اس کا فرض ہے کہ جہاں وہ اپنی اولاد کی نیک تربیت سے کبھی غافل نہ ہو وہاں وہ اللہ تعالیٰ سے دعائیں بھی کرتا رہے اور خود ان کا معلم بنے اور انہیں اس قابل بنائے کہ وہ ہمیشہ دین حق کا جھنڈا اونچا رکھیں اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام بلند کرتے رہیں

عقلمندوں کے سوالوں کا جواب دینا زیادہ آسان ہوتا ہے بہ نسبت جاہلوں کے سوالوں کے جاہل آدمی شریعت اور طریقت کی الجھنوں میں پھنسے ہوئے ہوتے ہیں اور وہ سمجھتے ہیں کہ مولوی شریعت کے متعلق جو سوال ہوں ان کا جواب تو دے سکتے ہیں لیکن ہم طریقت کے پابند ہیں۔ ہمارے سوالوں کے جواب مولویوں کے پاس نہیں۔ پس ایسے لوگوں کے سوالوں کو اس نگاہ سے دیکھا جائے کہ ہم نے ان کا بھی علاج کرنا ہے تمام دنیا کے لوگ ارسطو اور افلاطون نہیں ہو سکتے دنیا میں ہر قسم کے لوگوں کا پایا جانا ضروری ہے۔ پس جس علم کا کوئی شخص مالک ہو اسی کے مطابق اس سے گفتگو کرنی پڑے گی۔ چونکہ ہم نے ہر مرض کا علاج کرنا ہے اور شیطان کے پیدا کردہ وساوس اور شبہات کو دور کرنا ہے۔ اس لئے ہمارا فرض ہے کہ ہم ہر ایک سوال کا جواب مدلل طور پر دیں یہ طریقہ جو میں نے بیان کیا ہے میرے نزدیک (دعوت الی اللہ) کے لحاظ سے بہت مفید ہے اور میرا خیال ہے کہ اگر انجمن دیانت داری سے ان سوالوں کو جمع کرے تو ایک سال کے جمع شدہ سوالوں کے جواب میں دس پندرہ ضخیم کتابیں بن سکتی ہیں پس حق پر جس قدر اعتراض ہوتے ہیں۔ سب ہی غیر معقول ہوتے ہیں صرف فرق یہ ہوتا ہے کہ بعض اس شکل میں پیش کئے جاتے ہیں۔ کہ بہت سے لوگ ان سے دھوکا کھا سکتے ہیں۔ اور بعض اس شکل میں پیش ہوتے ہیں کہ بہت کم لوگ ان سے دھوکا کھا سکتے ہیں۔ پس جب قرآن کریم بھی غیر معقول اعتراضوں کا جواب دیتا ہے اور ہماری کیا ہستی ہے کہ ہم کہیں کہ ہم مدلل اور معقول اعتراض کئے جائیں تو ہم جواب دیں گے ورنہ نہیں۔ پس اس بات کا خیال نہ کیا جائے کہ یہ سوال مدلل ہے اور یہ سوال غیر مدلل ہے۔

اس جگہ جہنم سے گو اخروی جہنم مراد ہے جس سے ہر سچا ایمان لانے والا اللہ تعالیٰ کی پناہ چاہتا ہے مگر دنیوی نقطۂ نگاہ سے ہر وہ امر جو انسان کے لئے دکھ اور تکلیف کا موجب ہو اور جس سے اس کی جان و مال یا عزت اور آبرو کو خطرہ ہو اور جو اسے قوم اور ملک کی نظروں میں گرانے اور ذلیل کرنے والا ہو وہ بھی اس کے لئے جہنم کا ہی رنگ رکھتا ہے۔ دراصل جہنم جہن اور جہم سے مرکب ہے۔ جہن کے معنے کسی چیز کے قریب ہونے کے ہوتے ہیں۔ اور جہم کے معنے منہ کے بگڑ جانے کے۔ پس جہنم کے لفظ کا اطلاق ہر ایسی چیز پر ہو سکتا ہے جس کی طرف انسان پہلے تو بڑے شوق اور حرص کے ساتھ بڑھے مگر جب وہ اس کے قریب پہنچے تو اس کا منہ بگڑ جائے۔ اور وہ گھبرانے لگ جائے اس نام میں درحقیقت جہنمی افعال کی حقیقت پر روشنی ڈالی گئی ہے اور بتایا گیا ہے کہ انسان پہلے تو عیاشیوں اور بدکاریوں کو بڑا اچھا کھیل سمجھتا اور ان کے قریب پہنچنے کی کوشش کرتا ہے۔ مگر جب وہ ان بدیوں میں ملوث ہو جاتا ہے اور ان کا برا انجام آنکھوں کے سامنے آتا ہے تو اس کا منہ بگڑ جاتا ہے۔ اور وہ رونے اور چیخیں مارنے لگ جاتا ہے اور کہتا ہے کہ میں نے تو بڑی غلطی کی۔

علم و فضل میں ترقی کا لائحہ عمل

ایک حدیث مبارکہ کے مطابق دینِ حق کے پیروکاروں کو مہد سے لحد تک (یعنی پنگھوڑے کی عمر سے لے کر قبر میں جانے تک) علم حاصل کرنے کی تاکید کی گئی ہے۔

تمام انصار بھائیوں کو اپنے علم و فضل اور دینی معلومات کے معیار کو بڑھانے کے لئے مطالعہ قرآنِ کریم، مطالعہ احادیث شریف اور روحانی خزائن کے پڑھنے پڑھانے، سننے سنانے اور سیکھنے سکھانے کے عمل میں ذوق و شوق سے حصہ لینا چاہیئے اور اسی عظیم مقصد کی خاطر ترتیب دیا گیا قیادت تعلیم انصار اللہ پاکستان کا تعلیمی / عملی امتحانی لائحہ عمل ہر مجلس میں نافذ کرنا بہت ضروری ہے اور اس تعاون کا اولین تقاضا یہ ہے کہ تمام انصار اپنے زعیم صاحب سے امتحان دوم ۱۹۹۰ء کے پرچے حاصل کریں اور تین دن میں حل کر کے دفتر ہذا کو ارسال کر دیں۔ یہ تاکیدی امر ہے۔

(قیادت تعلیم مجلس انصار اللہ پاکستان۔ ربوہ)

نورِ فرقاں ہے جو سب نوروں سے اجلیٰ نکلا
پاک وہ جس سے یہ انوار کا دریا نکلا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شذرات

نون سین

امریکہ کا ۲۱۴ واں یوم آزادی

۴ جولائی کو یونائیٹڈ سٹیٹس آف امریکہ نے اپنی ۲۱۴ ویں سالگرہ منائی۔ اس موقعے پر صدر جارج بش نے کہا کہ امریکہ کا آزادی کا تجربہ اب ساری دنیا میں پھیل رہا ہے امریکہ نے جمہوریت کے جو بیج آج سے ۲۱۴ سال پہلے بوئے تھے اب وہ ساری دنیا میں اگنے لگے ہیں۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ گذشتہ سال دنیا کے بہت سے ملکوں میں آزادی کے پرستار عورتوں اور مردوں نے خوف اور قوت پر فتح پائی۔ اپنے پیغام میں انہوں نے کہا کہ ہر سال ۴ جولائی کو سارے امریکہ میں لوگ اپنی کامیابی کا جشن مناتے ہیں اور اس کامیابی کا تعلق ہے خود حکومتی تجربے سے۔ یہ وہ دن ہے جب خاندان اور دوستوں کے گروہ آپس میں نہایت خوشی کے ساتھ ملتے ہیں اور رنگ برنگی تقریبات سے محظوظ ہوتے ہیں۔ یہ ساری رنگ برنگی تقریبیں ایسی ہیں جو ہماری آزادی کے شایان شان ہیں آزادی کے دن ہم نے اپنی خوشیوں میں یوں بھی اضافہ کر لیا ہے کہ گذشتہ سال وہ قومیں جو دوسروں کے تسلط کے بوجھ کے نیچے دبی ہوئی تھیں ان کے آزادی کے پرستاروں (مرد اور عورت) نے کوشش کر کے اُس جوئے کو اپنی گردن سے اتار دیا ہے اور جو خوف اور ہالہ ان کے گرد تھا اسے بھی انہوں نے اتار دیا ہے۔

اس ملک میں جو آج سے ۲۱۴ سال قبل آزادی کا بیج بویا گیا تھا۔ وہ اب پھلنے پھولنے لگا ہے۔ اور یہ بیج ساری دنیا میں اگ رہا ہے۔ میں اس بات پر پوری طرح یقین رکھتا ہوں کہ دنیا میں جو جمہوریت کے سلسلے میں تبدیلیاں آ رہی ہیں وہ امریکہ کے باشندوں کی کارکردگی کو سامنے رکھ کر اور ان سے سبق حاصل کرتے ہوئے لائی گئی ہیں امریکہ کے لوگوں نے اپنی گفتار سے اور اپنے کردار سے اور اپنی مثال پیش کر کے گذشتہ ۴۵ سالوں میں دنیا میں بہت سی تبدیلیاں پیدا کی ہیں۔ آزادی ساری دنیا کیلئے سانجھی ہے اسی لئے ہم نے حقوق انسانی کی ہر جگہ حفاظت کرنے کی کوشش کی ہے ہمارے مدنظر ہمیشہ یہ بات رہی ہے کہ تمام لوگ برابر پیدا ہوتے ہیں اور ان کے خالق نے انہیں بعض ایسے حقوق دیئے ہیں جو ان سے چھینے نہیں جا سکتے۔ ان حقوق میں زندہ رہنے کا حق۔ آزادی کا حق اور تلاش مسرت کا حق شامل ہیں حقیقت یہ ہے انہیں باتوں کے ساتھ ہماری عقیدت نے امریکہ کو ایک مثالی آزاد ملک اور معاشرہ بنا دیا ہے اور یہیں سے اُمید کی کونپلیں پھوٹتی ہیں آج جب ہم اپنے جھنڈے کو تقریبات کے سلسلے میں بلند کرتے ہیں تو ہمارے سر اس فخر سے اونچے ہو جاتے ہیں کہ ہم نے جو کچھ کیا ٹھیک کیا۔ دنیا بھر میں کروڑوں انسانوں کو عزت از منہ ماضی کی طرف خوش آمدید کہا ہے اور انہیں تشدد اور جور و ستم سے رہائی دلائی ہے ان کے علاوہ کروڑوں اور لوگ ایسے ہیں جنہیں آزادی کی راہ دکھائی ہے۔ اور حقیقت یہ ہے کہ یہ وہ آزادی ہے جس کے سب لوگ وارث ہیں۔ ہماری دعا ہے کہ ہم ہمیشہ آزادی کی علامت بنے رہیں۔ سب سے پہلے اپنے ملک میں اور اس کے بعد ساری دنیا میں اپنے ساتھیوں کے لئے۔ میں اپنی طرف سے تمام امریکیوں کو مبارکباد دیتا ہوں اور ان کے لئے دعا کرتا ہوں کہ وہ محفوظ اور خوشحال یوم آزادی منائیں میں خاص طور پر اپنی طرف سے سلام کا تحفہ پیش کرتا ہوں ان تمام لوگوں کو جو ہسپتالوں میں کام کرتے ہیں اور ملک سے دور زندگی گذار رہے ہیں۔ اگر وہ حوصلہ اور ہمت نہ دکھائیں تو ہم یقیناً آزادی کی یہ خوشیاں حاصل نہیں کر سکتے۔ اللہ تعالیٰ انہیں اپنی برکتوں سے نوازے۔

چرنوبل کا ہیرو

قارئین کو یاد ہوگا کہ اپریل ۱۹۸۶ء میں سوویت یونین نے چرنوبل پلانٹ کے حادثے میں قیامت کا نمونہ آنکھوں کے سامنے لا کر کھڑا کیا تھا۔ ہزاروں لوگ متاثر ہوئے تھے اور لوگوں کے علاوہ جانوروں پر بھی خاصا اثر نمودار ہوا تھا۔ بہت سا علاقہ خالی کروانا پڑا تھا اور چرنوبل کے دھماکے سے جو اس پلانٹ کو نقصان پہنچا تھا اس سے آئندہ بچنے کے لئے اور جہاں سے گیس لیک (LEAK) ہوئی تھیں ان کو بند کرنے کے لئے بڑی ہمت اور حوصلہ درکار تھا۔ چنانچہ ہیلی کاپٹر کے ایک روسی پائلٹ جس کا نام اینا ٹولی گرس چنکو تھا" (ANATOLY GRISH CHENKO) نے اپنے ہیلی کاپٹر کے ذریعے وہ مادہ پھینکا جس سے سوراخ بھی بند ہو گئے اور دوبارہ ایک لمبے عرصے تک حادثے کے امکانات بھی ختم ہو گئے۔ مسٹر اینا ٹولی اب ۵۳ سال کی عمر میں ایک ہسپتال میں وفات پا گئے ہیں وہ کچھ عرصے سے جگر میں انفکشن کی وجہ سے بیمار تھے۔ اور فریڈ ہچنسن کینسر ریسرچ سنٹر میں علاج کے لئے داخل ہوئے تھے۔ اپریل ۱۹۸۶ء میں جو دھماکہ چرنوبل میں ہوا تھا۔ اور جو وہاں پر آگ لگ گئی تھی اس کو بجھانے کے لئے اور دھماکہ کے باعث کو ختم کرنے کے لئے مسٹر اینا ٹولی نے اپنے ہیلی کاپٹر کے ذریعے انتہائی کثیف بادلوں میں کئی دفعہ اپنے ہیلی کاپٹر کے ذریعے دورہ کیا اور وہاں سے ریت اور سیمنٹ نیچے گرائے۔ ان کے اس عمل کی وجہ سے انہیں لیکیو میا کا مرض لاحق ہو گیا اور یہ اس کے باوجود کہ ان کا ہیلی کاپٹر سیسے سے محفوظ کیا ہوا تھا۔ کہتے ہیں کہ ان کا اپریشن تو کامیاب رہا لیکن ان کی حالت روز بروز خراب ہوتی گئی اور خاص طور پر جون میں ان کی حالت بہت خراب ہو گئی اور اس طرح وہ چل بسے۔

زمین کا کیا بنے گا؟

سیاروں کی افادیت ان کی ماحولیاتی کیفیت اور ان میں جو تبدیلیاں واقع ہو چکی ہیں یا ہو رہی ہیں ان کا تجزیہ کرتے ہوئے سائنس دانوں کو اب یہ فکر لاحق ہے کہ ہماری زمین زہرہ کی طرح انتہائی شدید گرمی کی وجہ سے جل بھن کر خاکستر تو نہ ہو جائے گی۔ یا مریخ کی طرح ساری کی ساری برف کا ایک تودہ بن کر رہ جائے گی۔ سائنس دان اب نہایت سنجیدگی کے ساتھ ان باتوں پر غور کر رہے ہیں۔ ماحولیاتی سائنس دان کہتے ہیں کہ ۹ سیاروں میں سے ہر ایک کی فضائی کیفیت مختلف ہے۔ اور یہ کیفیت نتیجہ ہے ہر سیارے کے سائز کا اور اس میں کیمیائی اجزاء کی شمولیت کا اور سورج سے فاصلے کا۔ ان سب سیاروں میں جو ان امور کی وجہ سے اختلاف ہے۔ اس کو سامنے رکھتے ہوئے سائنس دان اب یہ اندازے لگانے میں مشغول ہیں کہ ہماری زمین اور سورج کے درمیان جو فاصلہ ہے اور اس زمین کی جو آب و ہوا ہے اور اس پر ماحولیات جس طرح اثر انداز ہو رہے ہیں وہ آخر کار کیا نتیجہ پیدا کریں گے۔ نو کے نو سیاروں کو وہ بطور لیبارٹری استعمال کر رہے ہیں۔ یعنی ان کے حالات کے پیش نظر زمین کے موسم اور آب و ہوا کو تجزیے کی زد میں لا کر یہ دیکھنا چاہتے ہیں کہ ہمارا یا ہماری زمین کا انجام کیا ہوگا۔ لارنس سروموسکی (LAWRENCE SROMOVSKY) جو یونیورسٹی آف وسکونسن سپیس سائنس اور انجینئرنگ سنٹر کے ایک سینئر سائنس دان ہیں۔ کہتے ہیں کہ زہرہ کا مطالعہ کرنے سے ہم یہ سمجھ سکیں گے کہ ہماری زمین پر گرمی جو شدت اختیار کر رہی ہے۔ کیا یہ اسی طرح کے اثرات پیدا کرے گی۔ جیسے انہی حالات میں زہرہ پر کئے تھے۔

زہرہ سورج سے دوسرا سیارہ ہے اور زمین کا سب سے زیادہ قریبی ہمسایہ۔ زہرہ اور ہماری زمین ایک دوسرے سے حجم میں اور کیمیاوی اشیا کی شمولیت میں ایک جیسے ہیں اور اسی لئے کہا جا سکتا ہے کہ ان دونوں کی تشکیل بھی ایک ہی طرح ہوئی ہوگی۔ البتہ یہ سوال ضرور پیدا ہوتا ہے کہ ان میں سے ایک اتنا زیادہ گرم کیوں ہو گیا کہ وہاں کوئی زندگی قائم نہ رہ سکی یا اس کی ابتدا بھی نہ ہو سکی اور دوسرے پر کیوں زندگی نے جنم لیا۔ ۱۹۷۰ء میں امریکہ سے پاؤنیر خلائی جہاز جو زہرہ بھیجا گیا تھا۔ اس نے کرہ ارض کی ایک غیر صاف سی تصویر بھیجی تھی جس سے یہ پتہ چلتا تھا۔ کہ یہ سارا علاقہ دھوئیں میں لپٹا ہوا ہے اور ۱۹۸۳ء میں سوویت یونین کے VENERA وینیرا ۱۵ اور ۱۶ نے راڈار کے نقشے مہیا کئے تھے جس سے وہاں کے پہاڑ اور والکینو اور لاوا کے بہنے کے اثرات سامنے آئے تھے۔ مئی ۱۹۸۹ء میں جو خلائی جہاز چھوڑا گیا تھا وہ اگست میں اپنا ۱۵ ماہ کا سفر مکمل کرے گا اور زہرہ میں داخل ہو جائے گا۔ کہتے ہیں کہ اس کا زبردست راڈار زیادہ واضح طور پر وہاں کے حالات سے آگاہی فراہم کرے گا۔ اور سائنس دانوں کو اس فراہم کردہ اطلاعات سے بہت کچھ معلومات حاصل ہو جائیں گی۔ خاص طور پر اس سیارے کے جل بھن کر خاکستر ہو جانے کے سلسلے میں اور اس کے ٹمپریچر کے متعلق جو ۴۸۰ ڈگری سنٹی گریڈ ہو چکا ہے۔ کہتے ہیں کہ اب تک جو تحقیقات ہو چکی ہے۔ اس کے نتیجے میں یہ بات ثابت شدہ ہے کہ زہرہ پر ایک بہت بڑا سمندر تھا جس کا پانی گرمی کی وجہ سے ابل ابل کر خشک ہو گیا۔ اب جو خلائی ہوائی جہاز تحقیقات کر رہا ہے اس سے یہ بھی پتہ چل سکے گا کہ وہاں پر اس سمندر کے

باقی ص ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یاد رفتگان

مولانا محمد منور صاحب

حضرت بابو فضل محمد خان صاحب

مربی کے طور پر میری پہلی تعیناتی کانپور (یو۔ پی) میں ہوئی۔ ۱۹۴۶ء کا سارا سال (جنوری سے دسمبر تک) میں نے اسی شہر میں گذارا۔ میرا قیام محلہ چمن گنج میں حضرت بابو فضل محمد خاں صاحب کے ہاں رہا۔ ان کے بچے ساتھ نہیں تھے میں بھی اپنی بیوی قادیان چھوڑ کر اکیلا وہاں گیا تھا۔ پنجاب سے باہر جانے کا میرا یہ پہلا موقع تھا۔ اس لئے دل پر خوف سا طاری تھا کہ نہ معلوم وہاں کے لوگ کیسے ہوں اور ان کا معاملہ میرے ساتھ کس نوعیت کا ہو۔

حضرت خاں صاحب جماعت کے سیکرٹری اصلاح و ارشاد تھے اور میرے لئے وہ بمنزلہ باپ اور مربی تھے۔ انہوں نے مجھے اتنا پیار دیا اور اس قدر شفقت سے میری رہنمائی فرمائی کہ میرا خوف جاتا رہا اور دل میں قوت و حوصلہ پیدا ہوتا چلا گیا۔

محترم خاں صاحب آرڈیننس ڈپو میں ملازم تھے۔ دفتر سے واپس آتے ہی کپڑے تبدیل کرتے۔ ہلکا سا ناشتہ کرتے اور مجھے اپنے ساتھ لے کر کسی دوست کے ہاں چلے جاتے۔ میرا تعارف کراتے اور خود مذہبی گفتگو کا آغاز فرماتے۔ کئی بار کسی ہوٹل میں ڈیرا لگاتے۔ ملنے والوں کو چائے پلاتے اور گفتگو کا سلسلہ جاری رکھتے۔ بعض دفعہ احباب جماعت دل لگی سے کہتے کہ خاں صاحب آپ تو لوگوں کو چائے پلا کر اپنی طرف متوجہ کر لیتے ہیں۔ حضرت خاں صاحب مسکرا کر فرماتے۔ بھائی دین کی بات چائے سے چپکتی خوب ہے۔ اس لئے چائے پلاتا ہوں۔

میرے لئے اس میں بڑا سبق تھا۔ اپنی ساری زندگی میں نے مہمان نوازی کو ایک فریضہ سمجھ کر ادا کیا۔ میں سمجھتا ہوں کہ مربی اگر مہمان نواز ہو تو کامیابی سے ہمکنار ہوتا ہے۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے آغاز کار ہی میں لنگر خانہ کو ایک دینی ضرورت قرار دیا۔ اور خدا تعالیٰ کے فضل سے ہمارا دارالضیافت ایک شاندار دینی خدمت ادا کر رہا ہے۔ بلکہ اب میں سمجھتا ہوں کہ ہر احمدی گھر ایک دارالضیافت ہی ہے۔ اگر ہم اس طرف سے غافل ہو جائیں تو جماعت میں ایک خلا پیدا ہو جائے گا جسے ہماری کوئی دوسری کارگذاری پورا نہیں کر سکے گی۔

حضرت خاں صاحب باوجود خاں صاحب ہونے کے بڑے ہنس مکھ تھے۔ گفتگو بڑی دل آویز ہوتی تھی۔ لطائف بھی بیان فرماتے اور ہنسی ہنسی میں اپنی بات سامع کے دل میں گاڑ دیتے تھے مجھے ایسا لگتا تھا کہ ان کی زندگی کا مقصد وحید دعوۃ الی اللہ تھا۔ اگر وہ سیکرٹری اصلاح و ارشاد نہ بھی ہوتے تب بھی وہ صرف ایک ہی کام کرتے ـــــ اور وہ لوگوں کو حق و صداقت کی طرف بلانا ہوتا۔

قادیان سے روانگی سے پہلے حضرت فضل عمر نے مجھے ارشاد فرمایا تھا کہ کمیونزم کے بارہ میں لٹریچر کا مطالعہ کروں۔ نظارت اصلاح و ارشاد نے میرے لئے انگریزی اور اردو کتب کافی تعداد میں مہیا کیں۔ کیونکہ صنعتی شہر ہونے کی وجہ سے کانپور کمیونسٹوں کی سرگرمیوں کا مرکز تھا۔ اس مطالعہ کے نتیجہ میں میرا ذہن کمیونزم کے بارہ میں خاصا وسیع ہو گیا۔ حضرت خاں صاحب بھی کمیونسٹوں کو خوب آڑے ہاتھوں لیتے تھے۔ ان کی کوشش سے ایک گھرانہ جو کہ کمیونزم کا شکار ہو چکا تھا۔ احمدیت کی آغوش میں آ گیا۔

درحقیقت کانپور کی ساری جماعت ہی نے مجھ سے ایسا ہمدردانہ اور مشفقانہ برتاؤ کیا کہ گھر کی یاد ہی بھلا دی۔ بھائی عبدالغفار صاحب کی فوٹوگرافی کی دکان تھی۔ وہ بھی بڑے بے باک داعی الی اللہ تھے۔ میرا اکثر وقت ان کی دکان پر گذرتا۔ نوجوان وہاں کثرت سے آتے۔ ان سے کمیونزم کے بارہ میں تبادلۂ خیالات ہوتا۔ غفار بھائی خود بھی ان سے مؤثر گفتگو کرتے اور بڑے جوش سے آسمانی پیغام ان تک پہنچاتے تھے۔ تقسیم ہند کے بعد وہ حیدر آباد سندھ آ گئے تھے۔ اور تھوڑا عرصہ ہوا انہیں ان کی دکان میں ایک خنجر بردار نے قتل کر دیا۔ خدا کی راہ میں سربکف پھرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ظاہر میں بھی ان کے لئے نشان مقرر فرما دیا۔

یہ وہ لوگ تھے جو اپنا فریضہ احسن رنگ میں ادا کر کے اپنے رب کے حضور پہنچ گئے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہماری ساری نسلوں کو جاں نثاری اور جاں سپاری کا یہی مقام عطا فرمائے جس پر ہمارے بزرگ اسلاف فائز تھے۔ حضرت خان صاحب کی یاد جب بھی آتی ہے۔ دل سے بے شمار دعائیں ان کے لئے اور ان کے اہل و عیال کے لئے نکل جاتی ہیں۔ ان کی رفاقت میرے لئے ایک آسمانی نعمت سے کم نہ تھی۔

انیس احمد - فیصل آباد

محترمہ حاکم بی بی صاحبہ

امی جی کا نام ہمارے خاندان میں جانا پہچانا تھا۔ ہر کوئی آپ کو امی جی کہہ کر پکارتا تھا۔ یہ نام احترام کی علامت تھا۔ خاندان کے علاوہ آپ نے متعدد لوگوں کو قرآن کریم پڑھایا۔ آپ کے متعدد شاگرد قیام پاکستان سے قبل اور بعد میں بنے۔ آپ کی وفات کے بعد آپ کی قبر پر ایک اجنبی نوجوان کو دعا کرتے دیکھا تو کسی نے پوچھا۔ آپ کا کیا رشتہ تھا۔ اس نے بتایا کہ میں نے بچپن میں ان سے قرآن پاک پڑھا ہے۔

اولاد کی تربیت ایسے رنگ میں کی کہ سب کو ایک لڑی میں پرو دیا۔ نماز کی اتنی سختی سے ہدایت تھی کہ بعض اوقات مجھے یاد پڑتا ہے کہ ہم باہر میدان ہی میں کھیلتے کھیلتے نماز پڑھ لیا کرتے تھے۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ رات کے کھانے کے وقت جب والدہ نے پوچھا کہ نماز پڑھی تھی تو اگر نہیں جواب ہوا تو رات کا کھانا نہیں ملتا تھا۔ یہ بھی تربیت کا ایک رنگ تھا۔ ہمیں بچپن کی دعائیں ابھی تک زبانی یاد ہیں جو ہماری والدہ ہم کو سونے سے قبل یاد کروایا کرتی تھیں۔

دینی تعلیم کے علاوہ دنیاوی تعلیم کے زیور سے سب کو آراستہ کروانے کا آپ کو انتہائی شوق تھا کہ میرے تمام بچے تعلیمیافتہ ہوں۔ خود فاقوں اور کس مپرسی کی حالت میں رہیں۔ ہمارے والد صاحب تحریک جدید میں انسپکٹر تھے۔

قبولیت دعا میں ان کا ایک خاص مقام تھا۔ جب بھی کسی بچے کے لئے دعا کرتیں تو خدا سے مخاطب ہو کر کہتیں کہ یا الٰہی میں تو اس کی ماں ہوں تو تو ماں سے بھی زیادہ پیار کرنے والا ہے۔ لہٰذا میری دعا سن۔ اور وہ دعا قبول ہو جاتی۔ آپ نے تعلیم بالکل حاصل نہیں کی تھی۔ مگر دانائی۔ گھر کو چلانے۔ اولاد کی تربیت میں ایک خاص مقام رکھتی تھیں۔ عقلمندی کا یہ عالم تھا کہ ہم بچپن میں اگر کوئی غلطی کر لیتے تھے اور اگر اس کو چھپانے کی کوشش کرتے تو ہماری چال سے پہچان لیتی تھیں۔ ہمیں اپنی غلطی کا اعتراف کرنا پڑتا تھا۔ مجھے بچپن کا ایک واقعہ یاد ہے کہ ایک دفعہ میں اور میرا بڑا بھائی سکول سے غیر حاضر رہے چھٹی کے وقت جب گھر آئے تو ہماری شکلوں سے اور حلیہ سے پہچان لیا کہ ہم سکول نہیں گئے۔ اتنی سزا دی کہ اب بھی یاد آتا ہے تو کانوں کو ہاتھ لگانے کو جی چاہتا ہے۔ اس کے بعد کبھی سکول سے غیر حاضر نہیں رہے۔ مگر اس ہستی کے قربان جاؤں کہ جس نے اس وقت سزا دے کر ہماری زندگیوں کو سنوار دیا۔ وہ سزا اب بہت ہی میٹھی لگتی ہے۔ گھر میں چیزوں کی ترتیب کا یہ حال تھا کہ مجھے اب بھی یاد ہے کہ فلاں چیز کہاں ہوتی تھی اور فلاں کہاں۔ مگر افسوس کہ اب گھروں میں وہ ترتیب نظر نہیں آتی ہمیں ہر کام شروع کرنے سے پہلے سکھاتی تھیں کہ دعا کر لیا کریں کہ خدایا اگر اس میں بہتری ہو تو ہو جائے ورنہ روک ڈال دینا۔ وہ عادت اب تک قائم ہے۔

احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند کرے اور ہم سب بچوں کو اپنی حفاظت میں رکھے اور اپنے فضل اور رحمت کی چادر میں ڈھانپے رکھے۔

محمد شریف ڈھلوں

محترم چوہدری خلیل احمد صاحب ڈھلوں

میرے چھوٹے بھائی چوہدری خلیل احمد صاحب ڈھلوں ۱۶ اور ۱۷ جون ۱۹۹۰ء کی درمیانی شب بقضائے الٰہی حرکت قلب بند ہونے کی وجہ سے وفات پا گئے۔ وفات کے وقت ان کی عمر ۵۳ سال تھی۔ بعد نماز مغرب بیت المبارک میں ناظر صاحب اصلاح و ارشاد مکرم چوہدری سلطان محمود صاحب انور نے نماز جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد بھی مکرم چوہدری سلطان محمود صاحب انور نے ہی دعا کرائی۔ جنازہ اور تدفین کے وقت احباب ربوہ و بیرون ربوہ نے خاصی تعداد میں شرکت فرمائی۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر عطاء فرمائے۔

عزیزم چوہدری خلیل احمد صاحب ڈھلوں بہت ہی مخلص اور فدائی احمدی تھے۔ سلسلہ کے لئے ہمہ وقت ہر قسم کی قربانی کرنے کے لئے تیار رہتے تھے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی ہر تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینا ان کا شیوہ تھا۔

باقی ص ۸ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ: مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر ۲۷۵۸۴: میں مبارکہ بیگم بیوہ مکرم اکبر خان اصغر قوم میر پیشہ خانہ داری عمر ۶۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۶/۲/۹۰ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) طلائی زیورات وزنی ۱۲۵ گرام مالیتی -/۴۰،۵۰۰ روپے (۲) خاوند کے ترکہ مکان کی فروخت سے حصہ -/۱۰۰،۰۰۰ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۱۸۰۰ روپے ماہوار بصورت سرمایہ کاری مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ۔ مبارکہ بیگم بیوہ اکبر خان اصغر R-356/9 دستگیر سوسائٹی کراچی نمبر 38۔ گواہ شد نمبر۱ چوہدری صغیر احمد چیمہ صدر موصیان کراچی گواہ شد نمبر۲۔ شیخ نثار احمد وصیت نمبر ۱۳۱۳۳۔

مسل نمبر ۲۷۵۸۵: میں آسیہ بنت برکت صاحب قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر ۲۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۱۵/۲۰ دارالرحمت شرقی ریلوے روڈ ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۸/۳/۹۰ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ فی الحال کوئی نہیں۔ اس وقت مجھے -/۵۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ از والدہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ آسیہ ۱۵/۲۰ دارالرحمت شرقی ریلوے روڈ ربوہ۔ گواہ شد نمبر۱۔ آصف جاہ برادر موصیہ گواہ شد نمبر۲۔ عبدالشکور جاوید وصیت نمبر ۲۱۱۲۳۔

مسل نمبر ۲۷۵۸۶: میں شمیم اختر زوجہ نذیر احمد جاوید قوم وڑائچ پیشہ خانہ داری عمر ۲۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک 5/3-L ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۰/۲/۹۰ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) طلائی زیورات ۱½ تولہ مالیتی -/۴۵۰۰ روپے (۲) سلائی مشین مالیتی -/۶۰۰ روپے (۳) بکریاں ٹیڈی دو عدد مالیتی -/۶۰۰ روپے (۴) نقد -/۶۰۰ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۱۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ۔ شمیم اختر زوجہ نذیر احمد جاوید چک نمبر 5/3-L ضلع جھنگ۔ گواہ شد نمبر۱ مبشر احمد طارق وصیت نمبر ۲۲۸۹۷۔ گواہ شد نمبر۲۔ کرم الدین طاہر وصیت نمبر ۲۰۹۶۷۔

مسل نمبر ۲۷۵۸۷: میں منصور احمد مبارک ولد منظور احمد صاحب قوم راجپوت کھوکھر پیشہ ملازمت عمر ۲۶ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۵۹/۱ دارالعلوم شرقی ربوہ حال۔ این۔ ایل۔ سی ورکشاپ گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۷/۱/۹۰ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ فی الحال کوئی نہیں۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۱۳۰۰ روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ منصور احمد مبارک ۵۹/۱ دارالعلوم شرقی ربوہ۔ گواہ شد نمبر۱ محمد لطیف وصیت نمبر ۲۴۴۶۰ گواہ شد نمبر۲۔ رانا سلطان احمد ولد محب الرحمن صاحب ملٹری پولیس یونٹ نمبر ۱۴۱ گوجرانوالہ چھاؤنی۔

مسل نمبر ۲۷۵۸۸: میں سلطانہ فردوس بنت چوہدری حمید اللہ خان صاحب قوم جٹ پیشہ طالب علم عمر ۱۹ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 239/A گلی ملک عثمان۔ طارق روڈ شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۰/۲/۹۰ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ زیورات طلائی ۱½ تولہ مالیتی -/۵۱۰۰ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۱۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ۔ سلطانہ فردوس بنت حمید اللہ خان 239/A گلی ملک عثمان طارق روڈ شیخوپورہ گواہ شد نمبر۱۔ مظفر حسین عباسی وصیت نمبر ۲۱۱۳۶۔ گواہ شد نمبر۲۔ مبشر منظور سیکرٹری مال شیخوپورہ

مسل نمبر ۲۷۵۸۹: میں سکینہ بی بی بیوہ محمد حسین صاحب قوم بھٹہ پیشہ خانہ داری عمر ۶۳ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۲/۲/۹۰ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) حق مہر -/۱۰۰۰ روپے (۲) زیورات طلائی ۳ تولہ مالیتی -/۹۰۰۰ روپے (۳) انگوٹھی بالیاں وزنی ایک تولہ مالیتی -/۵۰۰۰ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ پانچ صد روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ۔ سکینہ بی بی معرفت بشارت احمد بھٹی گلی نمبر۲ مکان نمبر2 طارق روڈ شیخوپورہ۔ گواہ شد نمبر۱ مبشر منظور سیکرٹری مال۔ گواہ شد نمبر۲ ملک خالد محمود وصیت نمبر ۲۱۲۴۷۔

مسل نمبر ۲۷۵۹۰: میں عصمت النساء بیوہ عبداللطیف صاحب قوم گوندل پیشہ خانہ داری عمر ۶۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 34/345 حسام الدین سٹریٹ سیالکوٹ شہر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۱/۱/۹۰ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) ایک جوڑی کڑے جس میں سونا ۲ تولہ ۸ ماشہ ۴ رتی اور چاندی ۵ تولہ مالیتی -/۸۹۹۰ روپے (۲) طلائی زیورات ۲ تولہ ۶ ماشہ -/۷۹۹۵ (۳) حق مہر وصول شدہ -/۲۰۰ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۴۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ۔ عصمت النساء 34/345 حسام الدین سٹریٹ سیالکوٹ شہر۔ گواہ شد نمبر۱۔ نذیر احمد گوندل ولد میاں گلاب الدین صدر حلقہ بیت المبارک سیالکوٹ۔ گواہ شد نمبر۲ الطاف احمد گوندل زعیم حلقہ بیت المبارک

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مسل نمبر ۲۷۵۹۱ :- میں احسان اللہ ولد قاسم علی صاحب قوم باجوہ پیشہ زمیندارہ عمر ۶۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کھیوہ باجوہ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶/۴/۹۰ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (۱) بھینس مالیتی -/۷۵۰۰ روپے (۲) زرعی زمین ۳۵ کنال ۱۲ مرلہ مالیتی -/۱۳۳۵۰۰ روپے (۲) مکان رہائشی واقع کھیوہ باجوہ مالیتی -/۲۴۰۰۰ روپے (۳) جائے مویشیاں واقع کھیوہ باجوہ -/۹۰۰۰ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۳۰۰۰ روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ احسان اللہ ولد قاسم علی ساکن کھیوہ باجوہ P/O خاص ضلع سیالکوٹ گواہ شد نمبر ۱۔ چوہدری بشیر احمد وصیت نمبر ۸۲۷۹ - گواہ شد نمبر ۲۔ لئیق احمد باجوہ ساکن کھیوہ باجوہ ضلع سیالکوٹ۔

مسل نمبر ۲۷۵۹۲ :- میں محمد حنیف ولد قادر بخش صاحب قوم آرائیں پیشہ پنشنر عمر ۵۹ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک پٹھان ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰/۲/۹۰ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) مکان برقبہ ۱۱ مرلہ واقع چک پٹھان ضلع گوجرانوالہ مالیتی -/۲۲,۵۰۰ (۲) زرعی زمین ایک ایکڑ واقع چک پٹھان ضلع گوجرانوالہ مالیتی -/۵۰۰۰۰ اس وقت مجھے مبلغ -/۴۰۰ + -/۸۰۰ روپے ماہوار بصورت پنشن و ملازمت مل رہے ہیں۔ اور مبلغ ایک ہزار روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد محمد حنیف چک پٹھان P/O عادل گڑھ ضلع گوجرانوالہ۔ گواہ شد نمبر ۱۔ محمد یوسف وصیت نمبر ۲۵۶۳۹۔ گواہ شد نمبر ۲۔ محمد اسلم خالد صدر جماعت احمدیہ چک پٹھان ضلع گوجرانوالہ۔

مسل نمبر ۲۷۵۹۳۔ میں MRS. LILIH W/O ATAN پیشہ خانہ داری عمر ۵۱ سال بیعت ۵۴/۵/۷ ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵/۱۲/۸۸ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) مکان برقبہ ۲۰ مربع میٹر مالیتی -/200.000 روپے (۲) گھر کا سامان مالیتی -/10.000 روپے (۳) حق مہر -/20.000 اس وقت مجھے مبلغ -/7000 ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ۔ MRS LILIH W/O ATAN۔ انڈونیشیا۔ گواہ شد نمبر ۱۔ ASEP MISBAN انڈونیشیا گواہ شد نمبر ۲۔ E. MARZUKI انڈونیشیا

بقیہ: صـ۵ سے آگے

اس سے قبل چند سال کے عرصے میں خاکسار کا اکلوتا بیٹا اور بیوی فوت ہو گئے تھے۔ خاکسار پر پے در پے صدمات کا اثر پڑا ہے۔ لمبی بیماری کی وجہ سے خاکسار کو کمر درد اور اعصاب پر اثر پڑا ہے جس سے خاکسار کے لئے چلنا پھرنا۔ اٹھنا بیٹھنا بھی بہت مشکل ہو گیا تھا۔

ربوہ کے علاوہ اندرون پاکستان اور بیرون پاکستان سے احباب کرام، بزرگوں بھائیوں، بہنوں، بچوں اور بچیوں نے بذریعہ ڈاک یا ذاتی طور پر تشریف لا کر تعزیت فرمائی ہے۔ ہماری ڈھارس بندھائی ہے اور ہمدردی کا اظہار فرمایا۔ ہماری حوصلہ افزائی فرمائی ہے۔

دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہم سب اہلِ خاندان کو صبرِ جمیل اور استقامت عطا فرمائے اور دین کی خدمت پہلے سے بھی زیادہ کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور مکرم چوہدری خلیل احمد صاحب ڈھلوں کے درجات بلند کرے۔

محمد حسین شاہد

محترم چوہدری رحمت علی صاحب

آپ قادیان ضلع گورداسپور کے نواحی گاؤں ٹھیکریوالہ میں ۱۹۰۲ء میں پیدا ہوئے۔ میٹرک کا امتحان تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان سے پاس کیا۔ قادیان میں بزرگوں کے نیک نمونہ کو دیکھ کر احمدیت قبول کی اور اپنے خاندان میں یہ سعادت آپ کے طفیل داخل ہوئی۔ آپ کچھ عرصہ مرکز کے حکم پر کھتووال میں سکول میں بطور مدرس خدمت سرانجام دیتے رہے۔ ۱۹۳۸ء میں ضلع رحیم یار خان میں چک ۶۵ میں زمین خرید کی اور یہاں پر عرصہ تک جماعت کے پریذیڈنٹ رہے۔ دعوت الی اللہ کا شوق جنون کی حد تک تھا۔ آپ کو تقریر کا اللہ تعالیٰ نے خاص ملکہ دیا تھا۔ قرآن کریم اور سلسلہ کی کتب سے ایسے ایسے نکات بیان فرماتے کہ جلسہ میں شریک لوگ دنگ رہ جاتے اور اس سے لوگ ہمیشہ نیک اثر قبول کرتے۔ چنانچہ اپنے علاقہ میں اپنے نیک نمونہ، خدا ترسی اور غریب پروری میں مشہور تھے۔ حضرت امام جماعت کے ساتھ گہری محبت اور اطاعت اور فرمانبرداری کا تعلق رکھتے تھے۔ امام جماعت کے ارشادات کو ہر ممکن طریقہ سے بجا لانے اور حضور کے ارشادات کو تمام احباب تک جلد از جلد پہنچانے کا اہتمام فرماتے۔ سلسلہ کے کارکنوں اور مہمانوں سے بہت محبت سے پیش آتے اور چندوں کی بروقت ادائیگی کرتے اور افرادِ جماعت کو مالی تحریکات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی تلقین فرماتے۔

۱۹۷۴ء میں اپنے بیٹوں کے پاس بہاولپور آ گئے اور مورخہ ۲۱ جنوری ۱۹۹۰ء کو چند دن کی علالت کے بعد ۸۸ سال کی عمر میں وفات پا کر بہشتی مقبرہ ربوہ میں دفن ہوئے۔

بلانے والا ہے سب سے پیارا
اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

بقیہ: صـ۴ سے آگے

کوئی ساحلی نشان یا کوئی خلیجیں اپنا نشان چھوڑ گئی ہیں یا نہیں۔ یہ سوال زیادہ سے زیادہ سامنے آ رہا ہے کہ ٹمپریچر آخر اس قدر بڑھ کیوں گیا تھا اور زہرہ کا یہ انجام کیوں ہوا جہاں تک مریخ کا تعلق ہے یہ سرد اور خشک صحرا کی طرح ہے۔ اور اس کی سردی کا یہ عالم ہے کہ اس کا درجہ حرارت منفی ۱۴۰ ڈگری سنٹی گریڈ تک پہنچ جاتا ہے۔ سائنس دانوں کا خیال ہے کہ ۴۵۰۰ ملین سال پہلے مریخ پر گرمی تھی۔ اور یوں لگتا تھا کہ پانی کے ابلنے کی وجہ سے بخارات نظر آ رہے ہیں۔ سورج کی گرمی سے یہ اثرات پیدا ہو رہے تھے۔ لیکن آج سوائے ایک تھوڑے سے آبی بخارات کے جو فضا میں محسوس ہوتے ہیں۔ جہاں کہیں بھی پانی موجود ہے وہ یخ بستہ ہے اور یہ اتنا ٹھوس اور گہرا ہے کہ اس کو ہٹانا آسان نہیں۔ ماحولیاتی اثر کے ماتحت پانی ایک سخت برف کی طرح ہے اور پگھلنے کی بجائے اسکے بخارات گیسوں کی صورت میں اڑتے رہتے ہیں۔ سائنس دان یہ سوچ رہے ہیں کہ ایک وقت میں تو مریخ کی آب و ہوا نہایت اچھی تھی۔ جہاں بہتا ہوا پانی پایا جا سکتا تھا لیکن اب اس میں اتنی زیادہ تبدیلی آ گئی ہے کہ اس کی وہ کیفیت ہے جو پہلے بیان کی گئی ہے ایک سائنس دان نے کہا ہے کہ یہ ماحولیات کی انتہائی تبدیلی کی ایک مثال ہے مریخ کے متعلق تحقیقات کرنے سے ہمیں یہ فائدہ حاصل ہو سکتا ہے کہ ہم اپنی زمین کو انہی حالات میں سے گزرنے سے بچانے کے قابل بن جائیں۔ یہ خیال ہمیشہ سے سائنس دانوں کے ذہنوں پر حاوی رہا ہے کہ سورج کی وجہ سے ہواؤں میں تیزی آتی ہے اور زمین کے جو ماحولیاتی اثرات بدلتے ہیں ان کی وجہ یہ ہوائیں ہیں۔ لیکن اب وہ کہتے ہیں کہ ہم اپنے موسموں کو کنٹرول کرنے کے لئے جو کچھ کر رہے ہیں وہ اس خیال سے مختلف نہج پر سوچنے کا نتیجہ ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نکاح اور قولِ سدید

"زندگی کے جتنے بھی شعبے ہیں اور ظاہر ہے بے شمار شعبے ہیں ، ان کی بنیاد یا ان کا اثر یا ان کا بیج قولِ سدید میں مضمر ہے ۔ جس کی طرف ان آیات میں اشارہ کیا گیا ہے جو خطبہ نکاح کے وقت پڑھی جاتی ہیں ۔ پس قولِ سدید کے نتیجہ میں انسانی زندگی میں کوئی اونچ نیچ کوئی گڑھے ۔ کوئی الجھاؤ اور بدمزگیاں نہ تو پیدا ہوتی ہیں اور نہ باقی رہتی ہیں ۔ اس لئے دوست ہمیشہ یاد رکھیں کہ انسانی تعلقات میں جہاں بھی کوئی خرابی نظر آئے وہاں یقیناً اس بنیادی اور اصل وجہ یعنی قولِ سدید کا فقدان نظر آئے گا ۔ فرد فرد کے تعلقات میں بھی خاندان خاندان کے تعلقات میں بھی ۔ قوم قوم کے تعلقات میں بھی اور ملک ملک کے تعلقات میں بھی ۔ آج کی دنیا نے قولِ سدید کے مقابل میں DIPLOMACY یعنی سیاسی زبان جس میں چالاکی د ہوشیاری زیادہ ہوتی ہے اور سداد کم ، کا لفظ استعمال کیا ہے ۔ گویا سیاسی زبان قولِ سدید کے خلاف بنا دی گئی اور اس کا جو نتیجہ انسان نے بھگتا یا بھگت رہا ہے یا آئندہ جس کے بھگتنے کا خطرہ ہے ۔ اس کے تصوّر سے بھی رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں ۔"

(حضرت امام جماعت احمدیہ (الثالث) اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرماتا ہے)

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۲ ۔ جون ۱۹۷۶ء)

"قرآن کریم ایک تیز ہتھیار ہے لیکن اسکے استعمال کیلئے اعلیٰ درجہ کے ڈاکٹر کی ضرورت ہے جو خدا تعالیٰ کی تائیدات سے فیض یافتہ ہو" (ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۴۰۴)

خوشخبری

صارفین کی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ ہم نے دوبارہ مفردات ۔ مرکّبات ۔ عرقیات ۔ مربّہ جات کی سیل شروع کردی ہے ۔ ہر قسم کی صاف ستھری ۔ سستی خالص اور معیاری اشیاء خریدنے کے لئے جدید دوا خانہ خدمت خلق گولبازار ۔ ربوہ پر تشریف لائیں ۔

مینیجر

جدید دوا خانہ خدمتِ خلق

گولبازار ۔ ربوہ فون ۶۵۹

پوسٹ کوڈ ۳۵۴۶۰

خبریں

ملکی خبریں

○ اسلامی جمہوری اتحاد کے سربراہ میاں نواز شریف نے کہا کہ پیپلز پارٹی کا سورج غروب ہو رہا ہے اور آئندہ انتخابات میں اسے عبرت ناک شکست ہو گی انہوں نے کہا کہ پی پی کے ۲۰ ماہ کے دورِ حکومت میں سندھ میں ہزاروں افراد کو قتل کیا گیا پنجاب جو ۶ کروڑ کی آبادی پر مشتمل ہے یہاں بے نظیر حکومت نے ایک بھی منصوبہ منظور نہیں کیا ۔

○ سعودی عرب میں بھجوائے گئے پاکستانی فوجی دستے سعودی عرب کی کمان میں رہیں گے ۔ وزیر خارجہ صاحبزادہ یعقوب علی خاں نے بتایا ہے کہ پاکستانی فوج متعین کرنے کی تفصیلات ان کے حالیہ دورہ کے دوران طے کی گئی تھیں پاکستانی فوج سعودی کمان کے سوا کسی اور کمان میں عمل نہیں کریں گے ۔

○ آزاد جموں و کشمیر کے صدر سردار عبدالقیوم خان گذشتہ روز آزاد جموں و کشمیر کے دوبارہ صدر منتخب ہو گئے ۔ سردار قیوم نے ۳۲ ووٹ حاصل کئے جبکہ ان کے مخالف پیپلز پارٹی کے امیدوار بیرسٹر سلطان محمود کو ۲۳ ووٹ ملے ۔

○ صدر مملکت جناب غلام اسحاق خاں نے کہا ہے کہ عام انتخابات منصفانہ ہوں گے احتساب کا عمل غیر جانبدارانہ ہوگا اور شکوک و شبہات کرنے والے دیکھتے رہ جائیں گے ۔ عام انتخابات سے قبل سیاسی وابستگیاں بدلی جا سکتی ہیں مگر عام انتخابات کے بعد سیاسی وفاداریاں تبدیل کرنے کی راہیں مسدود کر دی جائیں گی ۔ اس کے لئے آرڈیننس آئے گا ۔ عام انتخابات مقررہ تاریخ پر ہو کر رہیں گے جس کی مرضی ہے اس میں حصہ لے جس کی مرضی ہے اس کا بائیکاٹ کرے ۔ عام انتخابات کے ذریعے سابق وزیر اعظم بے نظیر بھٹو کو قوم نے اقتدار کے قابل پھر بھی سمجھا تو ہم ان کا خیر مقدم کریں گے

اپنی استطاعت کے مطابق غریبوں کی امداد ضرور کیجئے ۔ معاشرہ کی ناہمواری دُور کرنے کا یہ بہترین طریق ہے ۔

غیر ملکی خبریں

○ فرانس نے عراق کے خلاف فوجی طاقت استعمال کرنے کا اعلان کر دیا ہے ۔ فرانس کے وزیر اعظم مائیکل روکارڈ نے انتباہ کیا ہے کہ عراقی بلیک میلنگ کے آخری حل کے طور پر فرانس اسکے خلاف فوجی قوت استعمال کرے گا ۔ خلیج کے بحران کے پیش نظر فرانس کی پارلیمنٹ کا ایک خصوصی ہنگامی اجلاس بلایا گیا ۔ تمام نائبین اور سینیٹروں کی تعطیلات منسوخ کر کے انہیں واپس بلا لیا گیا ہے ڈنمارک نے بھی اپنی بحری قوت خلیج کی طرف روانہ کر دی ہے ۔ فرانس نے لڑاکا ہیلی کاپٹروں کا ایک دستہ سعودی عرب بھیج دیا ہے یہاں یہ فرانس کا پہلا فوجی دستہ ہوگا ۔

○ امریکہ نے عراق کے ۳۶ سفارتکاروں کو ملک چھوڑنے کا حکم دیا ہے ۔ جب کہ ۱۹ سفارتکاروں کی نقل و حرکت پر نگرانی رکھی جا رہی ہے ۔ امریکی محکمہ خارجہ کی ترجمان خاتون نے بتایا ہے کہ یہ فیصلہ عراق کی طرف سے کویت میں امریکی سفارتخانے کو بند کرنے کے حکم کے جواب میں کیا گیا ہے اور عراقی حکومت نے بغداد سے تمام امریکیوں کو بخیریت گذر جانے کا وعدہ بھی پورا نہیں کیا ۔ امریکہ نے دیگر ممالک پر بھی عراقی سفارتکاروں کے اخراج کیلئے زور دیا ہے کئی ممالک نے ایسا کرنے کا اشارہ بھی دیا ہے ۔

○ ہالینڈ کی قومی ائیر لائن کے ایل ایم نے خلیج میں خصوصی پروازوں کا اہتمام کیا ہے تاکہ اس علاقے میں مسافروں کو ایک رات سے زیادہ نہ رہنا پڑے ۔ کے ایل ایم کی پروازیں جو پہلے خلیج ائیرپورٹ پر ٹھہرتی تھیں اب یونان بھارت اور تھائی لینڈ کے ائیرپورٹ سے پرواز کریں گی ۔

پیغام